بسم الله الرحمن الرحیم

سوال وجواب

ملک شام کے شمال میں ترکی کے آپریشن "اولیو برانچ" کے پس پشت کیا عوامل ہیں؟

سوال:

یہ دیکھا گیا تھا کہ فرات کے "آپریشن یوفریٹس شیلڈ" کے بعد اور اردوان کی جانب سے حلب سے دست برداری اور بشار کی حکومت کو حلب پر قبضہ کرنے دینے کے بعد ملک شام میں بڑی حد تک اردوان کی سرگرمیاں دھیمی پڑ گئیں تھیں البتہ اس نے ہفتہ 20 جنوری 2018 کو افرین شہر کی جانب بڑے جنگی ساز و سامان کے ساتھ اور فضائی گولہ باری کرتے ہوئے دوبارہ "اولیو برانچ" نامی آپریشن شروع کر دیا۔ 21 جنوری 2018 بروز اتوار ترکی کے چیف آف اسٹاف کی جانب سے بیان جاری کیا گیا: منصوبے کے مطابق آپریشن افرین ہفتے کو شروع ہوا، اور زمینی فوجی کارروائی اتوار کی صبح کو شروع ہوئی (ترک پریس 21/01/2018)۔ اور یہ آپریشن ابھی جاری ہے، چنانچہ آپریشن "اولیو برانچ" کے پس پشت کیا عوامل کارفرما ہیں، اللہ آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔

جواب:

اس سے قبل کہ ہم اس واقعہ کا تجزیہ کریں ہمیں اس اہم معاملے کی جانب توجہ کرنی ہوگی جو ترکی کی موجودہ پالیسی کو طے کرنے کی بنیاد بنی ہے اور یہ امر اردوان کے افعال و بیانات پر روشنی ڈالے گا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اردوان کی پالیسی واضح طور پر امریکہ نواز ہے اور وہ اقتدار میں رہنے کے لیے امریکہ کی حمایت کرتا ہے کیونکہ یہ امریکہ ہی تھا جو اس کو اقتدار میں لے کر آیا تھا۔ اس کا ثبوت ترک حکومت کے حمایتی اخبار الصباح نیوز پیپر نے 18 اپریل 2017 کو بیان کیا تھا: "امریکی صدر نے گذشتہ شب کو ترک صدر اردوان کو اپریل 16 کے ریفرنڈم اور دستوری و صدارتی نظام کی اصلاحات کے نتائج پر مبارکباد دینے کے لیے فون کیا تھا"۔

اردوان نے امریکی صدر کو بتایا کہ "اُس نے اس کی خاطر زبردست مہم چلائی تھی اور ذاتی طور پر اس کی نگرانی کی تھی"، اور امریکی صدر نے اردوان سے کہا کہ "میں اپنی دوستی کو بڑی اہمیت دیتا ہوں اور ایسی کئی اہم چیزیں ہیں جو ہم ایک ساتھ مل کر کریں گے"۔ اس طرح اردوان کی ملک شام میں پالیسی امریکی منصوبے میں تعاون و اشتراک کرنا ہے تاکہ بشار کے اقتدار کو مستحکم کرے اور جنگجوؤں پر دباؤ ڈال کر اُن کو اہم علاقوں سے دست بردار کروانا ہے جو بشار کی حکومت کے قدم جمانے کے لئے اہم ہیں۔ اس کی مثال حلب سے دست بردار ہونے کا اُس کا دیا حکم ہے اور یوں بشار حکومت کو مستحکم کرنا ہے، اس نے تنازعات گھڑے اور جنگجوؤں کو اپنے علاقوں سے ہٹا کر "آپریشن یوفریٹس شیلڈ" کے نام پر دوسرے علاقوں میں لڑنے کے لئے الجھایا تاکہ وہ اپنے علاقوں میں لڑنے کی جگہ دوسری جگہ چلیں جائیں اور حلب میں بشار حکومت کے فوجی بآسانی داخل ہو جائیں۔ ایک ایسے وقت میں جب بشار حکومت حلب پر حملہ آور تھی ترکی جانتے بوجھتے امریکی مرضی سے "آپریشن یوفریٹس شیلڈ" شروع کیا اور 2016 میں جرابلوس میں داخل ہوا جب سابقہ امریکی نائب صدر جوئی بائڈن نے انقرہ کا دورہ کیا اور 24 اگست 2016 کو ترک فوجی کارروائی اور مداخلت کے لئے کھلی امریکی حمایت کا اعلان کیا اور آپریشن یوفریٹس شیلڈ کے نام پر کُرد لوگوں کی حفاظت کے لئے تعینات کُردش حفاظتی دستوں کو ترک فوجی پوزیشن سے ہٹ جانے کو کہا۔ ہم نے 25 ستمبر 2016 کو سوال کے جواب میں تذکرہ کیا تھا کہ "امریکی منصوبہ جو حلب کے متعلق تھا اس کے موثر ہونے کے لیے ضروری تھا کہ ترک فوجیں دوبارہ محاصرہ کریں اور یہاں حلب کے محاصرے کو برقرار رکھنے کی خاطر امریکہ نے دو محاذوں پر کام کیا: اوّل، ترک افواج کو ملک شام کے شمال میں اتارا جائے، جس کی شروعات جرابلوس کے علاقے سے ہو، اسی دوران ترکی نے آپریشن یوفریٹس شیلڈ کا اعلان کر دیا اور شمالی حلب سے ترک حمایت یافتہ باغیوں کو داعش سے لڑنے کی خاطر بلایا تاکہ حلب میں ہونے والے اصل معرکے کو کمزور کیا جا سکے! اور اس دوران آپس کی لڑائی کے لیے جتنے تنازعات کھڑے کیے جا سکتے ہوں کیے جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اپوزیشن کو حلب کے معرکہ سے دور لے جایا جا سکے"۔ اس طرح اردوان نے اپنے وفادار گروہوں کو حلب کے معرکہ

سے دست بردار کر کے الباب کے علاقوں میں لڑنے کے لئے لے گیا تاکہ بشار حکومت کو حلب میں کم سے کم مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے سوائے ان چند مؤمنوں سے جو اس دوران ثابت قدم رہے، جبکہ اس دوران اکثر گروہ اردوان کی آواز پر یوفریٹس شیلڈ میں شامل ہوئے اور اب اعدوان دوبارہ اسی غداری کو دوہرا رہا ہے۔

2-یہ کارروائیاں اب بھی جاری ہیں اور ترکی کی حالیہ کارروائی بشار حکومت کو ادلب کے اہم علاقوں پر قبضہ کروانے کے لئے تعاون کا حصہ ہے۔ ترکی کے حکم سے اس کے وفادار جنگجو گروہوں کو افرین کے علاقے میں لڑنے پر مجبور کیا جا رہا ہے تاکہ وہ ادلب کے علاقوں کو بشار حکومت سے بچانے کی کوشش نہ کر سکیں، جہاں مجرم بشار حکومت امریکہ کے اشتراک سے آگے بڑھ رہی ہے، لیکن دھوکہ دینے کے لیے یہ تاثر دیا جا رہا ہے جیسے اس آپریشن کے حوالے سے امریکہ و ترکی کے درمیان تناؤ کی کیفیت ہے۔ دیکھنے کی بات یہ ہے کہ امریکہ ترکی کی جانب سے ملک شام میں گھس رہا ہے اور اپنے ایجنٹ گروہوں کو تیار کر رہا ہے جس میں کُرد ش عوام کے حفاظتی دستے بھی شامل ہیں جو امریکہ سے جڑے "سیرین ڈیموکریٹک فورسز" میں اکثریت میں ہیں جس سے متعلق اردوان نے انجرلک کا فوجی ہوائی اڈہ کھول دیا تھا۔ اس طرح اردوان آپریشن یوفریٹس شیلڈ کی سازش اور غداری کو دوبارہ دوہرانا چاہتا ہے تاکہ بشار حکومت کے لئے ادلیب میں داخلے کی راہ ہموار ہو جائے۔ آپریشن اولیو برانچ کا مقصد ادلیب میں بشار حکومت کے داخلے کی راہ ہموار کرنا ہے۔

بشار حکومت جب ادلیب کی طرف اور اس کے گرد ابوالضھور ائرپورٹ کی جانب پیش قدمی کر رہی ہے تو ایسے وقت میں اردوان نے لڑائی کو افرین میں دھکیل دیا ہے!!

اپوزیشن کے 25ہزار جنگجو آپریشن میں شامل ہو رہے ہیں جیسا کہ شامی فوجSham Legion کے کمانڈر یاسر عبدالرحیم نے اس کی تصدیق کی ہے کہ فری سیرین آرمی کے 25ہزار مسلح جنگجو افرین میں ترک فوجی کارروائی میں شریک ہو رہے ہیں(رشیاءٹوڈے23/01/2018)، جس کا امریکہ کو علم ہے اور یہ اس کی منظوری سے ہو رہا ہے۔ ترکی کے وزیر خارجہ(Mevlüt Çavuşoğlu)نے بیان دیا کہ اس نے ملک شام کا بحران اور بارڈر سیکوریٹی یونٹس(کُرد حفاظتی دستوں) کے موضوع پر امریکی سیکریٹری دفاع جیمس میٹس کے ساتھ پیر کی شام(15 جنوری2018) کو کینیڈا میں گفتگو کی تھی۔ اُس نے کہا کہ اس نے امریکی سیکریٹری خارجہ ریکس ٹلرسن سے بھی منگل کی شام(16 جنوری2018) کو کینیڈا کے شہر وینکوور میں کوریائی خطے کے استحکام و تحفظ کی خاطر وزرائے خارجہ کے اجلاس کے موقع پر ملاقات کی،Çavuşoğlu نے کہا کہ جیمس ماٹس نے ہمیں بتایا کہ "ہم سے درخواست کی گئی کہ ہم ایسی کسی چھپنے والی خبر کا یقین نہ کریں(جو ملک شام کے شمال میں نئی فوج کی تشکیل کے متعلق ہو)"، مزید اس نے کہا کہ "وہ بذات خود اس معاملے کو دیکھ رہا ہے اور ہم سے رابطے میں رہے گا (Anadolu news agency 17/1/2018)"۔

3-اس بات کی پچھلے دو دنوں میں آئے امریکی بیانات سے تصدیق ہو جاتی ہے۔ آپریشن "اولیو برانچ" اور افرین کا مسئلہ اور ترکی کی افواج اور آزاد شامی فوج(فری سیرین آرمی) کی نقل و حرکت مکمل امریکی و روسی منظوری(جو ملک شام میں امریکہ کے اشتراک سے داخل ہوا ہے) کے ساتھ ہو رہی ہے۔ اور وہ بیانات یہ ہیں:

-ترک افواج کی افرین مہم کل بروز جمعہ کو شروع ہوئی، جس کے پہلے مرحلے میں جمعرات و جمعہ کی رات سے افرین پر بھاری گولہ باری جاری ہے، اس دوران روسی ملٹری پولیس کا افرین اور اس کے گرد و نواح کے علاقوں سے انخلاء شروع ہوا۔ الجزیرہ چینل کے مطابق ترک وزیر دفاعNurettin Canikli سمجھتے ہیں کہ "یہ زمینی حملے کی شروعات ہے"،۔۔۔العربی الجدید نے ایک ترک ذرائع سے یہ معلومات حاصل کیں کہ:"ایک دوسری پیشکش بھی کی گئی کہ نظم و نسق کے متعلق روس اور ترکی کی مفاہمت ہو جائے تو اس کے عوض میں شہر کا کنٹرول ہاتھوں میں لے لیا جائے۔ ترک حکومت اپوزیشن گروہوں کو سوچی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے دباؤ ڈال کر آپریشن "یوفریٹس شیلڈ" کی طرح کی صورت حال کو دوبارہ قائم کرنا چاہتی ہے، جبکہ روسیوں کا اصرار ہے کہ شہر کا کنٹرول ہاتھ میں لے کر بشار حکومت کو سونپا جائے اور اس میں کوئی بھی اپوزیشن فورس موجود نہ ہو اور یہ کہ بشار حکومت کو ادلیب صوبے کے علاقوں میں مزید پیش رفت کی اجازت دی جائے"۔

اس دوران ترکی کے وزیر دفاعNurettin Canikli نے کل ایک ٹی وی کو دیئے گئے انٹرویو میں تصدیق کی کہ "ہم جانتے ہیں کہ روس بشار حکومت کی زبردست حمایت و تعاون کرتا ہے"۔۔۔۔ جہاں تک اس آپریشن سے ترکی کی امیدوں کا سوال ہے تو ترکی کے ذرائع نے العربی الجدید کو بتلایا کہ "آپریشن زیادہ سے

زیادہ اگلے پانچ سے چھ ماہ تک چلے گا۔-"، اسی ذرائع نے بتایا کہ "واشنگٹن سے سفارتی رابطے ٹوٹے نہیں ہیں" (Al-Araby Al-Jadeed, 20/01/2018)

روسی وزارت خارجہ نے کہا کہ "20 جنوری کو ترکی نے اپنی مسلح افواج کو شمال مغربی شام میں افرین کے مقام پر پیش قدمی کروائی۔۔ماسکو اس خبر پر فکر مند ہے"۔ روسی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ "روس اس صورت حال پر باریکی سے نظر رکھے ہوئے ہے"۔ "روس ملک شام کے بحران کا حل ڈھونڈنے سے متعلق اپنے موقف پر سنجیدہ ہے جو اس ملک کی علاقائی سالمیت اور خود مختاری کے احترام کی بنیاد پر ہو"(Rudaw, 20/01/2018)۔

امریکہ چاہتا ہے کہ ترک افواج کا آپریشن محدود میعاد اور علاقوں تک ہی رہے اور اس نے ترکی سے برداشت کا مظاہرہ کرنے اور بقیہ آپریشن کو یقینی طور پر محدود مدت اور محدود دائرے تک رکھنے کی درخواست کی اور یہ کہ شہری جانوں کا کم سے کم نقصان کیا جائے۔ "دفتر خارجہ کی ترجمان ہیتھر نوارٹ (Heather Nauert) نے کہا کہ 'ہم نے ترکی کو برداشت کا مظاہرہ کرنے کی درخواست کی اور وہ یہ بات یقینی بنائے کہ اس کے فوجی آپریشن کا ہدف اور طوالت محدود ہو اور کم سے کم شہری جانوں کا نقصان ہو'"۔امریکی سیکریٹری دفاع جیمس میٹس نے اتوار کے روز بتایا کہ ترکی نے امریکہ کو اس سرگرمی سے قبل اطلاع دی تھی اور توجہ دلائی کہ امریکہ ترکی کے ساتھ اس صورت حال کی پیش رفت پر مل کر کام کر رہا ہے۔ ہیتھر نوارٹ نے کہا کہ "روسی وزیر خارجہ سرگئی لاروف اور اس کے امریکی ہم منصب ریکس ٹلرسن نے ملک شام کے شمالی علاقے کے استحکام کو برقرار رکھنے کے لئے اقدامات پر گفتگو کی ہے"۔ ترکی کے وزیر خارجہ نے امریکی ہم منصب کے ساتھ فوجی آپریشن پر گفتگو کی ہے، البتہ یہ نہیں بتایا کہ دونوں فریقین کے درمیان کیا بات چیت ہوئی ہے(BBC Arabic, 22/01/2018)۔

امریکی سیکریٹری خارجہ ریکس ٹلرسن نے کہا کہ اس کا ملک ترکی کے ساتھ مل کر ملک شام کے شمال میں محفوظ علاقہ قائم کرنے کی امید کرتا ہے تاکہ ترکی کو درکار تحفظ میسر ہو سکے۔ امریکی مرکزی کمانڈ کے سربراہ جنرل جوزف ووٹل نے تصدیق کی کہ ترکی نے اس کے ملک کو افرین میں اس کے فوجی آپریشن کے متعلق آگاہ کیا تھا اور توجہ دلائی کہ یہ شہر امریکی فوجی آپریشن کے دائرہ کے تحت نہیں آتا ہے۔

دفاع کے دفتر نے اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ وہ خطے کے متعلق ترکی کے خدشات کو سمجھتا ہے "تنازعہ کو بڑھاوا نہ دینے" کے متعلق بات کی ہے۔(Russia Today, 23/01/2018)

-امریکی فوج کی سینٹرل کمانڈ نے کہا کہ ترکی نے انہیں ملک شام کے شہر افرین میں اپنے فوجی آپریشن کے متعلق آگاہ کیا ہے اور ساتھ ہی یہ کہا کہ یہ شہر امریکی فوج کی کارروائیوں کے دائرہ میں نہیں آتا ہے۔ جنرل جوزف ووٹل-امریکی سینٹرل کمانڈ کے کمانڈر نے اتوار کے روز ایک پریس بیان میں بتایا اور کہا کہ اس کا ملک ترکی فوجی کارروائی کے علاقہ سے متعلق فکر مند نہیں ہے (Quds Press, 21/01/2018)۔

-امریکی سیکریٹری خارجہ ریکس ٹلرسن نے کہا کہ اس کا ملک ترکی کے ساتھ مل کر ملک شام کے شمال مغربی علاقہ میں محفوظ زون بنانے کی امید کرتا ہے تاکہ ترکی کی حفاظتی ضروریات کو پورا کیا جا سکے اور یہ بیان ترک افواج اور فری سیرین آرمی کی جانب سے آپریشن اولیو برانچ شروع کیے جانے کے تیسرے دن آیا۔ ملک شام کے شہر افرین کے متعلق امریکی سیکریٹری خارجہ نے کہا کہ "دیکھتے کہ کیا ہم آپ کو درکار حفاظتی ضروریات کے لئے محفوظ زون بنانے کے لیے آپ کے ساتھ مل کر کام کر سکتے ہیں۔۔ چنانچہ ہم ترکوں کے ساتھ اور کچھ زمینی افواج کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں کہ کس طرح صورت حال کو قابو میں لا سکیں اور ترکی کی جائز حفاظتی ضروریات کو پورا کر سکیں"(Turk Press, 23/01/2018)۔

- 30 ہزار جنگجوؤں پر مشتمل فوج کے قیام کے اپنے ملک کے فیصلے کے اعلان پر امریکی سیکریٹری خارجہ ریکس ٹلرسن نے کہا کہ ان کا کام "سرحد کی حفاظت کرنا ہے"، جس پر انقرہ بھڑک اٹھا، اور ریکس ٹلرسن کو تبصرہ کے لئے مجبور کیا کہ اپنے امریکی سرکاری جہاز میں موجود اخباری نمائندوں کو اس پر تبصرہ دے کہ "اس کے ملک کا ارادہ ملک شام کی سرحد پر بارڈر سیکیورٹی فورس قائم کرنے کا نہیں ہے"۔ مزید اناطولیہ نیوز ایجنسی کے مطابق امریکہ ترک نیوز ایجنسیوں کو اس امریکی فیصلے کے متعلق وضاحت دے رہا ہے جو ملک شام میں سرحدی سیکیوریٹی فورس کے قیام کی خبروں کے تعلق سے ہے۔ اس کے متعلق ہیتھر نوارٹ نے بتایا کہ "آپ

داعش سے لڑنا چاہتے ہو اور ہم (امریکہ) اسی لیے ملک شام میں ہیں اور یہی وہ بات ہے جس کی سیکریٹری اور دفتر خارجہ کے دیگر لوگوں نے ترک افسران کو یاد دہانی کروائی ہے" (Orient Net, 19/01/2018)۔

۔ پچھلے منگل کے روز، امریکی محکمہ دفاع کے ترجمان ارک باہون نے ترک افسران سے گفتگو کے حوالے سے بتایا کہ اس کے ملک نے ملک شام میں امریکہ کے ذریعہ سرحدی سیکیوریٹی فورس کے قیام کے تعلق سے ترکی کی تشویش کو تسلیم کیا ہے۔ باہون نے اشارہ دیا کہ اس کا ملک ترکی کے ساتھ لگاتار بات چیت اور قریبی رابطہ میں ہے جو نیٹو کا حصہ بھی ہے۔ باہون نے اپنے جواب میں "جس کو بارڈر سیکیوریٹی فورس سمجھا گیا" کا جملہ استعمال کیا۔ آج امریکی سیکریٹری خارجہ ریکس ٹلرسن نے سامنے آکر اعلان کیا کہ امریکہ کا ملک شام میں سرحدی سیکیوریٹی فورس بنانے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے اور اس تعلق سے خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ پریس کو دیئے بیان میں مزید اس نے کہا کہ: "اس مسئلہ کو غلط طور سے سمجھا اور پیش کیا گیا اور چند افراد نے غلط طور پر اس کو بیان کیا اور ہم کوئی بارڈر سیکیوریٹی فورس قائم نہیں کر رہے ہیں" (Yenisafak Arabic, 17/01/2018)۔

ان بیانات سے یہ واضح ہے کہ آپریشن "اولیو برانچ" وہ شاخ ہے جسے ترکی نے روس اور امریکہ سے تعاون واشتراک کے ساتھ مل کر اٹھایا ہے۔۔ اور 30 ہزار فوجیوں کی فورس کے قیام کے متعلق شروع میں آئے امریکہ کے بیانات افرین ملٹری کارروائی کو جواز فراہم کروانے کے لئے تھے اور امریکہ نے مقاصد حاصل ہو جانے کے بیانات کو تبدیل کر کے ایک طرح کا اِس سے کھلا انکار کر دیا!

4۔ چنانچہ ترک کارروائی امریکی منصوبوں کی خدمت کی خاطر ہے تاکہ ملک شام میں سیکولر نظام کو نافذ کیا جائے۔ جمہوری سیاستدان اردوان کی جانب سے آنے والے بڑے بڑے بیانات کی حقیقت اس بڑے بول سے زیادہ نہیں ہے جس کے ذریعے وہ بھولے بھالے لوگوں کو اپنے پرجوش الفاظ وبیانات سے دھوکہ دیتا ہے جن پر عمل درآمد کبھی نہیں کیا جاتا ہے جیسا کہ پچھلی دفعہ اس نے کہا تھا کہ "ہم دوسرا حاما (حاما سانحہ) پھر سے ہونے نہیں دیں گے" ج کہ بشار حکومت نے ہر شہر اور قصبے میں وہ تباہی پھیلائی جو وہ حاما میں کر نہ سکی۔۔ اس کے علاوہ دکھاوے کی حرکات کیں جن سے کوئی سنجیدہ عمل و نتیجہ حاصل ہونے والا نہیں تھا، وہ پُر فریب بیانات کے ذریعہ بھولے بھالے لوگوں کو دھوکے میں ڈالتا ہے جیسا کہ اس نے القدس کو یہودی ریاست کا دارالحکومت تسلیم کرنے کے متعلق آئے ٹرمپ کے بیان کے موقع پر اپنا بیان دیا تھا۔ اردوان نے دھمکی دی تھی کہ وہ یہودی ریاست سے اپنے سارے تعلقات ختم کر دے گا اگر یروشلم کو اس ریاست کا دارالحکومت تسلیم کیا گیا، لیکن اس نے امریکہ سے اپنے تعلقات منقطع نہیں کیے جس نے اصلاً یروشلم کو دارالحکومت تسلیم کرنے کا فیصلہ لیا تھا لیکن البتہ وہ یہودی ریاست کے ساتھ پورا تعاون کرتا ہے اور اس کے وجود کی بقاء کے لئے تمام ضروریات اس کو مہیا کرواتا ہے تاکہ اس کا وجود قائم رہے۔ اس کے علاوہ اس نے فلسطین کے امریکی حل یعنی دو ریاستی حل کی تائید وحمایت کی ہے جس کے تحت 80 فی صد فلسطین یہودیوں کو جائے گا اور اس نے اس بات کی حمایت کی کہ مشرقی یروشلم فلسطینی ریاست کے پاس رہے اور مسلمان یہودیوں کے حق میں مغربی یروشلم سے دست بردار ہو جائیں۔ اور یہ کچھ اُس کے علاوہ ہے جو اس نے ملک شام میں کیا اور اب بھی کروائے جا رہا ہے اور اس کی وہ دغابازیاں بھی جس کے سبب روسی اور امریکی دشمن اور بشار حکومت کا وجود آج ملک شام میں مستحکم ہو چلا ہے خواہ یہ غداری حلب کو بشار حکومت کو سونپنے کے متعلق ہو یا پھر ترکی میں امریکی بیس (اڈے) کا افتتاح و آغاز ہو جس کے ذریعہ وہ ملک شام میں مداخلت وحملہ جاری رکھے ہوئے ہے یا پھر ترکی کی فضائی حدود کو ملک شام پر روسی بمباری کے لئے کھولنے کی ہو یا پھر آستانہ میں میٹنگ کروانے کی ہو جس میں اس نے مسلح گروہوں کے سربراہوں پر دباؤ ڈالا تاکہ ان کے ذریعہ پہلے سے طے شدہ فیصلت کو وہ تسلیم کریں اور لڑائی کے معرکوں کو ٹھنڈا کریں اور تنازعہ کو کم کریں اور علاقوں سے دست بردار ہوتے جائیں اور بشار حکومت کو وہ علاقے سونپ دیں اور پھر خود ادلیب اور دیگر کئی علاقوں سے دست بردار ہوا اور پھر اب غداری کا یہ تازہ باب ہے جس کا نام "اولیو برانچ" یعنی زیتون کی شاخ ہے تاکہ بشار حکومت کو ادلیب کے اندر داخل ہونے اور وہاں قابض ہونے میں اس کی مدد کرے۔

آخر میں ہم تمام جنگجو گروہوں سے یہ کہتے ہیں کہ اردوان کے افعال سے دھوکہ نہ کھائیں اور ادلیب کو بشار حکومت کے ہاتھوں میں نہ دیں۔۔ اور جو کچھ ان کے ساتھ حلب میں ہوا تھا اس کو بالکل بھی نہ بھولیں بلکہ اس حدیث کو یاد رکھیں جو بخاری نے ابوہریرہ ؓ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ»

"مومن ایک سوراخ (بل) سے دو بار ڈسا نہیں جاتا ہے"

تو پھر اس کا کیا ہوا گر وہ بار بار وہاں سے ڈسا جائے۔

(إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ)

"بے شک اس میں یاددہانی ہے اس کے لئے جو قلب رکھتا ہے اور جو باخبر اور باشعور ہے"(ق:37)

7 جمادی الاولی 1439 ہجری

24 جنوری 2018